

AL-AẒVĀ الاضواء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 34, Issue, 51 , 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

مصرفِ زکوٰۃ "مؤلفۃ القلوب" اور معاصر تحقیقات

Recipient of Zakāt "Muallafat al-Qulūb" and Contemporary Approaches

حافظ عاطف اقبال*

محمد اعجاز**

Abstract:
The Holy Qur’ān has fixed eight categories of Zakāt recipients in verse 60 of the surah Tawbah. One of the most important and debatable of them is "Muallafat al-Qulūb". All interpretations narrated by the Muslim jurists and contemporary scholars regarding the word "Muallafat al-Qulūb", have expressively defined this word as for the recently converted Muslims or non-Muslims to pay them Zakāt on the bases of alluring and strengthening on Islamic beliefs and practices. Second debatable thing regarding this head of Zakāt is that either the direction of this head has been cancelled or not. But as a whole, the conclusion of the research is that this heading of Zakāt is not cancelled. However, the case of persuading the non-Muslims with the money of Zakāt is not considerable because the Holy Prophet (SAW) never helped any non-Muslims with Zakāt money rather he helped them from other headings of State revenue. This article analysis the views and arguments both the cliques / coteries in determining the nature of " Muallafat al-Qulūb".

Key Words: Zakāt Recipients, Muallafat al-Qulūb, Contemporary jurisprudential Issues.

زکوٰۃ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی فرضیت نصِ قرآنی﴿وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾(1) سے ثابت ہے اور ہر صاحب استطاعت مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ زکوٰۃ کو صرف اُنہی مصارف میں خرچ کرے جن

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، ریلوے روڈ، لاہور، پاکستان

**پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

میں اللہ تعالیٰ نے اُسے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں زکوۃ کے مصارف کا تعین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

﴿إِنَّمَا ٱلصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَٱلْمَسَاكِينِ وَٱلْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَٱلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي ٱلرِّقَابِ وَٱلْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ ٱللَّهِ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾(2)

"زکوۃ تو فقرائ، مساکین اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور اُن لوگوں کا جن کی دل داری مقصود ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے (قرض اُتارنے) کیلئے اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد کیلئے)، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کر دیئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں زکوۃ کے آٹھ مصارف کو "اِنَّما" کے حصر کے ساتھ بیان کیا ہے کہ زکوۃ صرف انہی آٹھ مصارف میں خرچ ہوگی اور اِن آٹھ مصارفِ زکوۃ میں ایک اہم مصرف "مولفۃ القلوب" ہے۔

مولفۃ القلوب کا لغوی مفہوم:

صاحب التحریر و التنویرؒ لکھتے ہیں کہ مولفۃ القلوب سے مراد نفوس میں الفت و محبت کے جذبات پیدا کرنا ہے۔

"والتاليف: ايجاد الالفة وہی التانس فالقلوب بمعنی النفوس"(3)

صاحب الملخص الفقہیؒ لکھتے ہیں کہ مولف تالیف سے ہے اور مولفۃ القلوب کا معنی دلوں کو ملانا ہے۔

" الرابع: المولفة القلوب مولف من التاليف وہو جمع القلوب" (4)

مولفۃ القلوب کا اصطلاحی مفہوم:

امام ابن ہمامؒ "مولفۃ القلوب" کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس صنف سے تین طرح کے افراد کو تالیف قلب کی بنیاد پر حصہ یعنی مال دیا جاتا تھا۔

1 وہ کفار جسے عطاء کرنے پہلے اس کے یا اس کے خاندان کے اسلام قبول کرلینے کی امید ہو۔

2 وہ روسائ، کفار جن کو کچھ دے کر ان کے شر سے بچنا مقصود ہو۔

3 نو مسلم افراد جنہیں مذہب اسلام کی تعلیمات پر ثابت رکھنا مقصود ہو۔

" المولفة قلوبهم) كانو ثلاثة اقسام: قسم كفار كان عليه الصلاة والسلام يعطيهم ليتالفهم على الاسلام، وقسم كان يعطيهم ليدفع شرہم، وقسم اسلموا فهم ضعيف الاسلام"(5)

مولفۃ القلوب کی حقیقت:

انسانی نفسیات میں یہ بات شامل ہے کہ چند لوگ ڈر اور خوف کے باعث حق کو تسلیم کرتے ہیں، کچھ دلیل و برہان کی زبان سے حق کو قبول کرتے ہیں جبکہ بعض احسان، حسن سلوک اور تالیف قلب کے وار سے تسلیم واطاعت کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے انسانی نفسیات کا کامل فہم و ادراک عطا فرمایا تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بخوبی جانتے تھے کہ کس شخص کو کس کس انداز سے دین حق کی دعوت دینی ہے جس کی ایک جھلک وعکاسی اس فرمان نبوت سے بھی ہوتی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے بیان فرمائی۔

" كلموا الناس على قدر عقولهم"(6)

(لوگوں سے ان کی فہم و فراست کے مطابق بات کیا کرو)۔

مولفۃ القلوب کی اقسام:

مولفۃ القلوب کی اقسام کے حوالے سے علامہ ابن قدامہ کی تقسیم نہایت جامع ہے جس میں مولفۃ القلوب کے حوالے سے تمام بیان شدہ اقسام کا احاطہ کیا گیا ہے، ابن قدامہ لکھتے ہیں کہ مولفۃ القلوب کی دو قسمیں ہیں:

1- کفار

2- مسلمان

سب سے پہلے انہوں نے مولفۃ القلوب میں کفار کی دو قسموں کا ذکر کیا اور یہ سب کے سب ایسے لوگ ہیں جو اپنی قوم اور اپنے خاندان کے سردار و مقتداء ہوں پھر انہوں نے مسلمانوں کی چار اقسام بیان فرمائی جو مولفۃ القلوب میں شامل ہیں۔

مولفۃ القلوب کی کفار سے متعلقہ اقسام دو ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

1۔ ایسے کفار جن کے اسلام قبول کرنے کی امید ہو انہیں اس مد سے حصہ دیا جائے گا تاکہ ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہوں جیسے صفوان بن امیہ۔

2۔ ایسے کفار جن کے شرور سے خطرہ لاحق ہو۔ ان کو اس مد سے دینے کا مقصد ان کے شر سے اور ان کے ساتھ دوسروں کے شر سے محفوظ رہنے کی امید ہو۔

مولفۃ القلوب کی مسلمانوں سے متعلقہ اقسام چار ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

1۔ ایسے لوگ جو مسلمانوں کے سرداروں میں سے ہوں یا مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو اسلام میں اچھی نیت کے حامل ہوں انہیں دینے سے ان کے ہم قوم کافر افراد کے اسلام لانے کی توقع ہو جیسے حضرت عدی بن حاتم اور حضرت زبرقان بن بدر کو تالیف قلب کے لیے حصہ دیا حالانکہ دونوں اچھے مسلمان تھے۔

2۔ کمزور ایمان کے حامل مسلمان سردار جن کے بارے میں توقع ہو کہ وہ مستقبل میں ایمان پر ثابت قدم رہیں گے (مولفۃ القلوب میں سے حصہ دینے پر) ان کا ایمان قوی ہو گا اور وہ جہاد میں ثابت قدمی کا مظاہر کریں گے۔

3۔ ایسے قسم کے مسلمان جن کی تالیف کا مقصد یہ ہو کہ وہ ان کفار سے جہاد کریں جو مسلمانوں کے قریب ہوں اور ان مسلمان کی حفاظت کریں جو ان کے قریب ہیں۔

4۔ ایسے مسلمان جنہیں مولفۃ القلوب سے حصہ دینے کا مقصد یہ ہو کہ وہ ان لوگوں سے زکوۃ جمع کریں جو زکوۃ نہیں دیتے ہیں۔

"المولفة قلوبهم مسلمان: كفار و مسلمون وهم جميع السادة المطاعون فى عشائرهم كما ذكر فالكفار ضربان:(احدهما)بمن يرجى اسلامه فيعطى لتقوى نيته فى الاسلام و تميل نفسه اليه فيسلم۔۔(الضرب الثانى)من يخشى شره فيرجى لعطيته كف شره و كف شر غيره معه۔۔واما المسلمون فاربعة اضرب: (قوم) من سادات المسلمين لهم نظرائهم من الكفار ومن المسلمين الذين لهم نية حسنة فى الاسلام فاذا اعطوا رجى اسلام نظرائهم وحسن نياتهم فيجوز اعطائهم لان ابا بكر رضى الله عنه : اعطى عدى بن حاكم و الزبرقان بن بدر مع حسن نياتهما واسلامهما۔(الضرب الثانى)سادات مطاعون فى قومهم لعطيتهم قوة ايمانهم ومناصحتهم فى الجهاد۔ (الضرب الثالث)قوم فى طرف بلاد الاسلام اذا اعطوا دفعوا عمن يليهم من المسلمين۔(الضرب الرابع) قوم اذا اعطوا الزكاة فمن لا يعطيها"(7)

علامہ ابن قدامہؒ نے اگرچہ مولفۃ القلوب سے متعلقہ تمام اقسام کا احاطہ کرنے کی اچھی کاوش کی ہے مگر ایک اور قسم بھی ہے جو ان مذکورہ چھ اقسام میں شامل نہیں ہے۔

وہ ساتویں قسم اس نو مسلم سے متعلق ہے جس نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہو اور وہ عام مسلمان ہو یعنی روساء و مقتداء لوگوں میں سے نہ ہو ایسے نو مسلم کو صرف اسلام پر ثابت قدمی کے لیے مولفۃ القلوب کی مد سے حصہ دیا جائے۔

"المسلم المولف یعطی من الزکاۃ لتقویۃ ایمانہ"(8)

ایسے نو مسلم کو بالخصوص اس مد سے حصہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ بسا اوقات اسلام قبول کرنے کے بعد نو مسلم کو اپنی سابقہ ہر چیز بشمول مال و دولت والدین، اولاد وغیرہ سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے اور وہ یہ قربانی صرف اور صرف محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لےے دیتا ہے تو ایسے میں یہ نو مسلم اس امر کا مستحق ہے کہ مولفۃ القلوب میں سے اس کو حصہ دے کر اس کی اعانت و کفالت کی جائے تاکہ وہ آنے والی مشکلات، آفات و بلیّات کا خندہ پیشانی کے ساتھ مقابلہ کر سکے۔

مولفۃ القلوب سے متعلق ابحاث:

1۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں غیر مسلموں کو تالیف قلب کے لیے مدِ مذکورہ سے حصہ دیا جاتا تھا یا دیگر مدات سے۔

2۔ کیا مولفۃ القلوب کا حکم اب بھی باقی ہے؟

پہلی بحث:۔ عہد نبوی میں غیر مسلموں کو تالیف قلب کے لیے مدِ مذکورہ سے حصہ دیا جاتا تھا یا دیگر مدات سے۔ اس مسئلہ کی تفہیم کے لےے بطور تمہید ایک حدیث مبارکہ کا ذکر کیا جانا ضروری ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو بطور تالیف قلب پہلے سو اونٹ، پھر سو اونٹ اور پھر سو اونٹ عطاء فرمائے جس پر صفوان بن امیہ نے کہا:

" لقد اعطانی رسول اللہ ما اعطانی وانہ لابغض الناس الی فما برح یعطینی حتی انہ لاحب الناس الی" (9)

(صفوان نے کہا) مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال عطاء فرمایا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ مبغوض تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطاء فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو گئے)

یہ بات بھی مسلم ہے کہ اس وقت صفوان بن امیہ مسلمان نہ تھے جب آپ نے انہیں بطور تالیف قلب مال (اونٹ)عطاء فرمایا۔

صاحبِ تفسیر مظہری اسی حدیث مبارکہ کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (صفوان بن امیہ) کو حالت کفر میں مال عطاء فرمایا تھا۔

"وہذا صریح فی انه کان یعطیہم فی حالة الکفر" (10)

خلاصہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو تالیف قلب اور ترغیب اسلام کے لیے کچھ نہ کچھ مال دیا کرتے تھے۔ فقہاء کا اس امر میں اختلاف ہے کہ تالیف قلب اور ترغیب اسلام کے لیے جو مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کو دیا کرتے تھی وہ کس مد سے ہوتا تھا۔

اس مسئلہ میں احناف اور شوافع کا رجحان یہ ہے کہ وہ مدِّ زکوۃ کے علاوہ ہوتی تھی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کو خمس یا مال فئے سے بطور تالیف قلب کے لیے دیا کرتے تھے۔

اس حوالے سے علامہ وہبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

"ولا یعطون من الزکاة فی مذہب الحنفیة والشافعیة لا لتالیف ولا لغیره" (11)

(احناف اور شوافع کے نزدیک تالیف قلب اور اس کی علاوہ کے لیے بھی کفار کو زکوۃ میں سے نہیں دیا جائے گا)

اس رائے کی تائید میں علامہ رازی، صاحب تفسیر خازن، صاحب تفسیر سعود اور صاحب تفسیر مظہری اپنی تحقیق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہذه العطایا انما کانت یوم حنین ولا تعلق لہا بالصدقات ۔۔۔ فقد کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعطہم من خسم الخمس کما اعطی صفوان بن امیه لما کان یری میله الی الاسلام" (12)

(یہ عطایا (صفوان بن امیہ کو) حنین کے موقع پر دیئے گئے مگر ان کا زکوۃ سے کوئی تعلق نہ تھا۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر لوگوں کی طرح صفوان بن امیہ کو بھی مال خمس کی پانچویں حصہ (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا حصہ تھا) میں عطاء فرمایا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا میلان اسلام کی جانب محسوس کیا)

"کان یعطہم الرسول من خمس الخمس الذی ہو خالص ماله" (13)

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اپنے خاص حصہ یعنی مال خمس کے خمس حصہ میں عطاء فرمایا)

"لم یثبت عن النبی صلی الله علیه وسلم اعطائه من الزکاة کافرا من المؤلفة" (14)

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے کسی کافر کو مال زکوۃ سے بطور تالیف قلب کے لیے کچھ مال دیا ہو)۔

حاصل کلام یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو بطور تالیف قلب مال زکوۃ کی مد سے عطاء نہیں بلکہ دیگر مدات سے عطاء کیا تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کہ پھر موءلفۃ القلوب کے مصداق کون لوگ ہیں جن کو مال زکوۃ سے بطور تالیف قلب حصہ دیا جائے گا۔

تو اس کا جواب علامہ وہبۃ الزحیلی احناف اور شوافع کا مسلک بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ صرف مسلمانوں کی مولفۃ القلوب پر مبنی تمام اقسام، مصرف "مولفۃ القلوب" کا حصہ ہیں۔

"واما المسلمون من المولفة فهم احناف يعطون لتثبيت اسلامهم" (15)

(مسلمان کی مولفۃ القلوب پر مبنی تمام اقسام کو اس مد (مولفۃ القلوب) سے دیا جائے گا تاکہ وہ مذہب اسلام پر ثابت قدم رہ سکیں)

علامہ قرطبیؒ بھی لکھتے ہیں مولفۃ القلوب کی اصناف متعدد ہیں مگر تمام اصناف میں موجود لوگوں کا تعلق اسلام سے تھا یعنی جن لوگوں کو اس مد سے دیا گیا وہ سب کے سب مسلمان تھے ان میں کوئی کافر / غیر مسلم نہ تھا۔

"وفی عددہم اختلاف، وبالجملة فکلهم مومن ولم یکن فیهم کافر" (16)

تفسیر ثعلبی میں حضرت ابن عباسؓ کا بھی قول ہے کہ مولفۃ القلوب سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمان تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقات کی وصولی کے لیے آیا کرتے تھے۔

" وقال ابن عباس ہم قوم قد اسلموا کانوا یاتون رسول اللہ یرضخ لہم من الصدقات" (17)

جبکہ حنابلہ اور اکثر مالکیہ کی رائے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو بطور تالیف اونٹ، مال زکوۃ کی مد سے دیئے کیونکہ مولفۃ القلوب زکوۃ کے مصارف میں سے ایک مصرف ہے۔

"اما الكفار حال كونهم كفار: فيعطون من الزكاة فى مذهب الحنابلة المالكية ترغيبا فى الاسلام" (18)

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار بحث مال زکوۃ میں سے بطور تالیف قلب عطاء فرمایا تاکہ وہ اسلام کی طرف رغبت حاصل کر سکیں یہ حنابلہ اور مالکیہ کا مسلک ہے)

علامہ ابن قدامہ حنابلہ کے مسلک کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار اور مسلمان دونوں کو بطور تالیفِ قلب دینا ثابت ہے۔

"وقد ثبت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطى المولفة من المشركين و المسلمين" (19)

جبکہ مالکیہ کے ایک قول کے مطابق مولفۃ القلوب سے مراد وہ کفار ہیں جن کو اسلام کی طرف راغب کرنے کیلئے (مال زکوۃ سے) دیا جائے گا تاکہ وہ مسلمانوں کی مدد کریں بس اس بنیاد پر جو شخص اسلام قبول کرے اسے زکوۃ نہیں دی جائے گی اور حنابلہ کا کہنا ہے کہ مولفۃ القلوب خواہ مسلمان ہوں یا کافر انہیں مال زکوۃ سے دینا جائز ہے۔

" ففی قول المالكية: المولفة قلوبهم كفار يعطون ترغيبا لهم فی الاسلام لاجل ان يعينو المسلمين فعليه لا تعطى الزكاة لمن اسلم فعلا وقال الحنابلة يجوز الاعطاءمن الزكاة للمولف مسلما كان او كافرا" (20)

گزشتہ صفحات میں اس رائے کے قائلین میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جنھوں نے مولفۃ القلوب کی اقسام میں کفار کا تذکرہ کیا ہے۔

بہر حال میری موجودہ تحقیق کے مطابق علماء محققین کے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی زکوۃ صرف مسلمانوں کو ہی دی جاتی تھیں اور غیر مسلموں کو اسلام کی ترغیب یا دفع شر ورکیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر مدات کا انتخاب فرمایا جس کا ماقبل میں ذکر ہو چکا ہے۔

ممکنہ اعتراض:

مولفۃ القلوب کا معنی ہی یہی ہے کہ دلوں میں اسلام کیلئے الفت پیدا کرنا تو یہ معنی مسلمانوں کی بجائے کفار میں بطریق اتم موجود ہے۔

جواب:۔ راقم کے نزدیک اس کا جواب یہ ہو سکتا کہ لغوی اعتبار سے دونوں میں مماثلت ضرور ہے مگر حکم جدا جدا ہے اور اسی بنیاد پر بعض حنفی اور شافعیؒ کتب میں بھی اس کی تعریف یہی کی گئی ہے کہ مولفۃ القلوب سے مراد وہ کفار بھی ہیں جنہیں اسلام کی طرف راغب کرنے کیلئے کچھ دیا جائے جیسا کہ مولفۃ القلوب کی اصطلاحی تعریف میں بیان ہو چکا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ تعریف یا مفہوم کے لحاظ سے مماثلت ضرور ہے مگر احکام کے لحاظ سے دونوں کی حیثیت جداگانہ ہے اور اس بات کی توثیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ سے بھی ہو سکتی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ہدایت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"توخذ من اغنيائهم و ترد على فقرائهم"(21)

(یہ زکوۃ ان کے مالدار لوگوں سے لے کر اُن کے فقراء لوگوں پر خرچ کی جائے گی)

یعنی جس طرح زکوۃ کے لزوم کے لئے اسلام شرط ہے اسی طرح زکوۃ کے حصول کیلئے بھی اسلام شرط ہے۔
مزید برآں مفتی محمد شفیعؒ اسی حوالے سے ایک نکتہ یہ بھی بیان فرماتے ہیں:

"مصارفِ زکوۃ کا بیان یہاں ان کفار و منافقین کے جواب میں آیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تقسیم صدقات کے بارے میں اعتراض کیا کرتے تھے کہ ہم کو صدقات میں حصہ نہیں ملتا اس آیت میں رب تعالیٰ مصارف زکوۃ کی تفصیل بیان فرماتے ہیں مقصد یہ ہے کہ ان کو بتلا دیا جائے کہ کافر کا کوئی حق مال صدقات میں سے نہیں ہے۔ اگر مولفۃ القلوب میں کافر بھی داخل ہوں تو اس جواب (مصارف زکوۃ) کی ضرورت نہ تھی۔"(22)

نیز بعض کتب حنابلہ میں بھی اسی رائے کو اختیار کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو مال فئی سے بطور تالیف حصہ دیا نہ کہ مال زکوۃ سے۔ مثلاً المبدع شرح المقنع میں ہے۔

" فلما اعطى النبى صلى الله عليه وسلم العطايا قال صفوان مالى فشار الى واد فيه ابل محملة فقال ہذا لک فقال صفوان ہذا عطاءمن لا يخشى الفقر واجيب بانه كان من مال الفئى لا للزكاة" (23)

(پس جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان پر انعامات کی بارش کی تو صفوان نے کہا یہ سب میرے لیے ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وادی جس میں اونٹ ہی اونٹ تھے اشارہ کر کے ارشاد فرمایا یہ سب تمھارے لیے ہیں تو صفوان نے کہا یہ تو اس قدر ہیں کہ تجھ پر اب تنگدستی کا خوف نہیں ہے (اب صاحب کتاب لکھتا ہے) میرا کہنا یہ ہے کہ اسے یہ مال، مال فئی سے دیا گیا تھا نہ کہ مال زکوۃ سے)

اس تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ مولفۃ القلوب کی مد میں غیر مسلم اصناف شامل نہیں ہےں اور عہد نبوت میں بھی زکوۃ کی اِس مد سے صرف نو مسلموں کی اصناف کو حصہ دیا جاتا تھا۔

دوسری بحث: کیا مولفۃ القلوب کا حکم اب بھی باقی ہے؟

اس مسئلہ کی تفہیم کے لیے بطور تمہید مولفۃ القلوب کی اقسام کا خلاصہ پیش کرنا ضروری ہے۔ جس کے بعد ذیل میں اقسام کے لحاظ سے تدریجاً حکم بیان کیا جائے گا۔

مولفۃ القلوب کی اقسام: پہلی دو قسموں کا تعلق کفار سے ہے جبکہ بقیہ اقسام کا تعلق مسلمانوں سے ہے۔

1- ایسے غیر مسلم جن سے خیر کی امید ہو۔

2- ایسے غیر مسلم جن کے شر سے بچنا مقصود ہو۔

3- مسلمان قوم کے روساء جو اسلام میں اچھی نیت کے حامل ہوں ان کو اس مد سے دینے کا مقصد یہ ہے کہ ان کے ہم قوم افراد کے اسلام کی توقع ہو۔

4- ضعیف الایمان روساء مقتداء جن کو ایمان کی تقویت اور جہاد میں ثابت قدمی کی بناء حصہ دیا جائے۔

5- سرحد پر رہنے والے مسلمانوں کو اس مد سے دیا جائے تاکہ وہ موقع پر اسلام لشکروں کا تعاون کریں۔

6- ایسے مسلمان جنہیں مولفۃ القلوب سے حصہ دینے کا مقصد یہ ہو کہ مقامی قبائل سے صدقات کی وصولی کریں (یعنی عاملین زکوۃ سے تعاون کریں)

7- ایسا نو مسلم جو اگرچہ سرداروں میں سے نہ ہو لیکن اسے صرف اسلام پر ثابت قدمی کے لیے دیا جائے۔

مولفۃ القلوب کی اقسام کا حکم:

مولفۃ القلوب کی اقسام کے احکام کے حوالے سے چار آراء کتابوں میں ملتی ہیں۔

1- مولفۃ القلوب کی تمام اقسام کا حکم منسوخ ہو چکا ہے یعنی یہ صنف اب منسوخ ہو چکی ہے۔

2- مولفۃ القلوب کی تمام اقسام کفار و مسلمان کا حکم اب بھی باقی ہے۔

3- مولفۃ القلوب کی صرف مسلمانوں پر مبنی اقسام کا حکم باقی ہے۔

4- مولفۃ القلوب کی مد سے صرف نو مسلم فقیر کو دیا جائے گا۔

پہلی رائے:

احناف اور مالکیہ کے ایک قول کی مطابق مولفۃ القلوب کی تمام اقسام کا حکم منسوخ ہو چکا ہے یعنی اب یہ مد باقی ہی نہیں ہے۔ علامہ ابن ہمام حنفیؒ لکھتے ہیں۔

" وقد سقط منها المولفة قلوبهم لان الله تعالى اعز الاسلام واغنى عنهم وعلى ذلک انعقد الاجماع" (24)

(اور تحقیق مولفۃ القلوب کا حکم اب باقی نہیں رہا کیونکہ اللہ تعالی نے اب اسلام کو عزت عطاء فرمائی ہے اور ان لوگوں سے بے پرواکر دیا ہے اور اس بات پر صحابہ کا اجماع بھی منعقد ہو چکا ہے)

صاحب تفسیر القرطبیؒ بھی اس حوالے سے رقم طراز ہیں۔

" واختلف العلماءفى بقائهم فقال عمر والحسن و الشعبى وغيرهم: انقطع هذه الصنف بعد الاسلام وظهوره وهذا مشهور من مذهب مالک واصحاب الرائ" (25)

(علماء کا اس صنف کی بقاء پر اختلاف ہے حضرت عمر، حضرت حسن اور امام شعبی وغیرہ کا کہنا ہے کہ اسلام کی عزت اس کے ظہور کے بعد یہ صنف منقطع ہو چکی ہے اور یہ بات امام مالک اور اصحاب رائے یعنی احناف کے نزدیک مشہور ہے)

اجماع کے انعقاد کی دلیل:

ان حضرات کی دلیل صحابہ کے اجماع پر مبنی ایک اثر ہے جس کی روایت السنن البیہقی میں موجود ہے کہ اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے زمین طلب کی آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے لیے اس کی تحریر لکھ دی پھر وہ دونوں حضرات، حضرت عمرؓ کے پاس سے گذرے تو انہوں نے نوشتہ دیکھا اور اسے چاک کر دیا اور فرمایا:

" ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتالفكما والاسلام يومئذ ذليل و ان الله قد اعز الاسلام فاذہبا" (26)

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں کی جس وقت تالیف قلب کیا کرتے تھے اس وقت اسلام طاقتور نہ تھا اور بے شک اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت و شرف عطاء فرمایا ہے تو وہ دونوں چلے گئے)

دوسری رائے:

مولفۃ القلوب کی تمام اقسام (کفار و مسلمان) کا حکم اب بھی باقی ہے لیکن بعض فقہاء (سید رشید رضا اور سید سابق مصری) نے اس حکم کے ساتھ حاجت و ضرورت کی شرط بھی لگائی ہے جبکہ علامہ قرضاوی نے حاجت و ضرورت کی شرط کو مسلمانوں کے اولی الامر (حکام) کے ساتھ خاص کیا ہے نیز اہل تشیع کے ہاں بھی مولفۃ القلوب کی مد تا قیامت باقی ہے

ابو حیان اندلسیؒ اپنی تفسیر " البحر المحیط " میں لکھتے ہیں کہ اکثر اہل علم کا کہنا ہے کہ مولفۃ القلوب کی صنف قیامت تک باقی ہے۔

"وقال كثير من اہل العلم: المولفة قلوبہم موجودون الى يوم القيامة" (27)

علامہ سید رشید رضاؒ کا موقف ہے کہ بوقت حاجت اس صنف پر عمل کرنے کی اجازت ہے۔

"والظاہر جواز التاليف عند الحاجة اليه وہذا ہو الحق" (28)

(ظاہر بات یہ ہے کہ حاجت کے وقت تالیف کی اجازت ہے اور یہ حق بات ہے)

علامہ سید سابق مصریؒ کا نکتہ نظر بھی یہی ہے کہ تالیف کی اجازت عند الحاجت ہو گی۔

"الظاہر جواز التاليف عند الحاجة اليه" (29)

نیز علامہ یوسف قرضاوی تالیف قلب میں جواز کی وجہ یعنی ضرورت و حاجت کو اول الامر (حکام) کے ساتھ خاص کرتے ہیں یعنی زیر بحث مصرف میں مال صرف کرنے کا حق صرف امام المسلمین کو ہے کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق جہاں چاہے صرف کرے اور حکام کے علاوہ ہر شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔

" ان جواز التالیف و تقدیر الحاجة اله مرجعة الی اولی الامر من المسلمین" (30)

(تالیف قلب اور اس کی ضرورت کا اندازہ لگانا یہ کام صرف مسلمانوں کے حکام کا ہے)

مزید بر آں اہل تشیع کے ہاں اس مد سے مولفۃ القلوب کی تمام اقسام کو دیا جائے گا اگرچہ وہ غنی ہی کیوں نہ ہوں۔

" من اصناف المستحقین للزکاة المولفة قلوبہم و یعطی ہولاءمن الزکاة وان کانو اغنیاءو فی بعض المذاہب الاسلامیه ان ہذا السہم قد سقط ۔۔۔ و قال فقہاءالشیعة : انه باق مادام علی وجه الارض" (31)

(مستحقین زکوۃ کی اصناف میں سے ایک صنف " مولفۃ قلوبہم " ہے اور اس مد سے مولفۃ القلوب کی تمام اقسام کو دیا جائے گا اگرچہ وہ غنی ہی کیوں نہ ہوں اور بعض مذاہب اسلامیہ میں یہ مد ختم ہو چکی ہے لیکن فقہاء شیعہ کا کہنا ہے کہ یہ مد قیامت تک باقی ہے)

اور کئی معاصر علماء کی بھی یہی رائے ہے مثلا مولانا مودودیؒ " تفہیم القرآن " میں لکھتے ہیں۔

" ہمارے نزدیک حق یہ ہے کہ مولفۃ القلوب کا حصہ قیامت تک کے لیے ساقط ہو جانے کی کوئی دلیل نہیں ہے" (32)

پیر کرم شاہ الازہریؒ کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔

" جمہور علماء کے نزدیک یہ شق (مولفۃ القلوب) ختم ہو چکی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت عطاء فرمائی اور اب ان لوگوں کی تالیف کی ضرورت نہیں لیکن علماء کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ یہ منسوخ نہیں بلکہ اگر کسی وقت اس طرح خرچ کرنے کی ضرورت پڑے تو خلیفہ وقت کو اجازت ہے" ۔(33)

تیسری رائے:

امام شافعی کے نزدیک اس مد کا حکم باقی تو ہے لیکن اس مد سے صرف مسلمانوں کو دیا جائے گا جبکہ کافر کو دیگر مدات سے دیا جائے گا۔

صاحب المہذب مسلک شافعی کو بیان کرتے ہوئے ''المہذب فی فقہ الامام الشافعی'' میں لکھتے ہیں کہ امام شافعی کے نزدیک کافر کا زکوۃ میں کوئی حق نہیں ہے اس لیے اسے زکوۃ کی بجائے دیگر مدات سے دیا جائے گا جبکہ مولفۃ القلوب میں شامل مسلمانوں کی چار قسموں میں سے پہلی دو قسموں کے بارے میں آپ کی دو رائے ہیں (یعنی ایک قول یہ ہے کہ دونوں اقسام کو مولفۃ القلوب کے حصے سے دیا جائے گا اور دوسرا قول نفی کا ہے) جبکہ مولفۃ القلوب میں شامل مسلمانوں کی آخری دو اقسام کے بارے میں امام شافعی کی صحیح رائے یہ ہے کہ تیسری اور چوتھی قسم کے مسلمانوں کو مال جہاد سے بھی اور مولفۃ القلوب کے حصہ سے بھی دیا جاسکتا ہے۔

" انہم لا یعطون من الزکوۃ لان الزکاۃ لا حق فہا للکافر و انما یعطون من سہم المصالح واما المسلمون فہم اربعة اضرب: احدہا والثانی فیه قولان، احدہما: لا یعطون والثانی یعطون وفی ہذین الضربین وہو الصحیح انہم یعطون من سہم الغزاۃ ومن سہم المولفة" (34)

چوتھی رائے:

مولفۃ القلوب میں سے صرف آخری قسم جس میں نو مسلم کے لیے فقر کی شرط ہے اس کا حکم باقی ہے۔ یہ رائے بھی احناف ہی کی ہے۔ علماء متاخرین میں سے مفتی محمد شفیع کی تحریر اس حوالے سے کافی بصیرت افروز ہے آپ لکھتے ہیں کہ محققین، محدثین وفقہاء کی تصریحات سے یہ بات ثابت ہو چکی کہ مولفۃ القلوب کا حصہ کسی کافر کو کسی وقت بھی نہیں دیا گیا نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور نہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں اور جن غیر مسلموں کو دینا ثابت ہے وہ مد صدقات وزکوۃ سے نہیں بلکہ خمس غنیمت میں سے دیا گیا جس سے ہر حاجت مند مسلم اور غیر مسلم کو دیا جاسکتا ہے تو مولفۃ القلوب صرف مسلمان رہ گئے اور ان میں جو فقراء ہیں ان کا حصہ بدستور باقی ہونے پر پوری امت کا اتفاق ہے اختلاف صرف اس صورت میں ہے کہ یہ لوگ غنی صاحب نصاب ہوں تو امام شافعی، امام احمد کے نزدیک چونکہ تمام مصارف زکوۃ میں فقراء و حاجت مندی شرط نہیں اس لئے وہ مولفۃ القلوب ہیں ایسے لوگوں کو بھی داخل کرتے ہیں جو غنی اور صاحب نصاب ہیں امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک عاملین صدقہ کے علاوہ باقی تمام مصارف میں فقر و حاجت مندی شرط ہے اس لیے مولفۃ القلوب کا حصہ بھی ان کو ایسی شرط کے ساتھ دیا جائے گا کہ وہ فقیر و حاجت مند ہوں۔(35)

راقم الحروف کی موجودہ تحقیق کے مطابق مولفۃ القلوب کی مد منسوخ نہیں ہے جس کی توثیق ماقبل میں مذکور مشہور حنفی عالم مفتی محمد شفیع کے اقتباس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے ایک اور مشہور حنفی عالم مفتی منیب الرحمن کی رائے سے بھی ملتی ہے۔ مفتی منیب الرحمن لکھتے ہیں:

"اگر ہم مصارف زکوۃ سے "مولفۃ القلوب" کو منسوخ کرنے کی بات کرتے ہیں تو اس سے منکرین حدیث یہ اصول وضع کرتے ہیں کہ حاکم وقت یا حکومت وقت کو معاذ اللہ! قرآن مجید کے کسی صریح حکم کو منسوخ کرنے کا اختیار حاصل ہے اسی طرح یہ اصول بھی ماننا پڑے گا کہ " اجماع" سے قرآن کے کسی حکم کو منسوخ کیا جاسکتا ہے ہمارے نزدیک یہ تو ہو سکتا ہے کہ اجماع امت سے قرآن مجید کے ایک سے زائد معانی کے حامل کسی کلمے کے ایک معنی کو قطعیت کے ساتھ متعین کر دیا جائے جیسے پوری امت کا اجماع ہے کہ " خاتم النبین کے معنی " آخر النبیین" ہیں" (36)

مزید بر آں حضرت عمرؓ کے بارے میں مصرف " مولفۃ القلوب" کے نسخ کا جو اثر ملتا ہے اس کے بارے میں علامہ یوسف قرضاوی کی رائے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے عمل کو نسخ کی دلیل بنانا درست نہیں اس لیے کہ حضرت عمر نے ان لوگوں اس حق سے محروم کیا جن عہد نبوت میں یہ حصہ مل رہا تھا اور اسلام کو عزت حاصل ہو چکی تھی اور اسلام ان سے مستغنی ہو گیا تھا۔ اور حضرت عمرؓ کا یہ عمل اس طرح درست ہے کہ تالیف کوئی دائمی شیء نہیں ہے کہ جو لوگ کسی ایک دور میں مولف بنائے گئے ہوں وہ ہمیشہ کے لیے اس حصہ کے مستحق بن جائیں ایسی بات نہیں ہے۔

" اما دعوى النسخ بفعل عمر فليس فيه اولى دليل فان عمر انما حرم قوما منالزكاة كانوا يتالفون فى عهد الرسول صلى الله عليه وسلم ورائى انه لم يعد بهناک حاجة لتاليفهم، وقد اعز الله الاسلام واغنى عنهم، ولم يجاوز الفاروق الصواب، فيما منع فان التاليف ليس وضعا ثابتا دائما ولا كل من كان مولفا فى عصر يظل مولفا فى غيره من العصور" (37)

خلاصہ بحث:

حاصلِ کلام یہ ہے کہ مولفۃ القلوب کی مد منسوخ نہیں بلکہ باقی ہے لیکن اس مد میں ایک قید کا اضافہ کرنا از روئے زکوۃ" فقراء کی دادرسی" ضروری ہے کہ اس مد سے صرف ان نو مسلمین کو دیا جائے جو غنی نہ ہوں کیونکہ

بمطابق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم " توخذ من اغنیائہم و ترد علی فقرائہم "(38) فقراء کا حق سب پر مقدم ہے۔

رہی بات اشاعت اسلام کی کہ مولفۃ القلوب کی مد سے غریب غیر مسلم کو حصہ دینے میں رغبت اسلام اور اشاعت اسلام جیسے مفادات کا حصول ممکن ہے جیسا کہ عصر حاضر کے محققین نے بالخصوص افریقی ممالک میں دیگر مذاہب کی سرگرمیوں کی مثال دیتے ہوئے امت مسلمہ کو اس مد سے ان اقوام پر بطور تالیف قلب خرچ کرنے کی دعوت دی ہے جن میں پیش پیش علامہ یوسف قرضاوی شامل ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ آپ ذرا براعظم افریقہ پر نظر ڈالیے جہاں زبردست سیاسی اور مذہبی کش مکش برپا ہے اور دنیا کی ہر بڑی طاقت وہاں کی عوام کو اپنے شکنجے میں کسنے اور وہاں کی حکومتوں کو اپنا ہمنوا بنانے اور وہاں کے لیڈروں کو خریدنے کے لیے کوشاں ہے۔

" ان قارة كافريقيا يدور فيهاصراع سياسى و مذهبى رهيب حيث تتنافس شتى والقوى مكسب حكوماتها وشعوبها وزعمائها" (39)

راقم کے نزدیک تصویر کا دوسرا رخ دیکھنے کی بھی ضرورت ہے کہ خود مسلم ممالک میں اکثر مسلمان کس قدر غربت و افلاس کی زندگی گذار رہے ہیں۔ مثلاً پاکستانی اخبار "Tribune the express" کے مطابق پاکستان میں 40٪ فیصد آبادی غربت کا شکار ہے(40) اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" كاد الفقر ان يكون كفرا" (41)

(غربت انسان کو کفر تک لیجاتی ہے)

تو ایسا نہ ہو کہ ہم اوروں کو مسلمان بناتے رہیں اور ہمارے اپنے غربت و افلاس کی بناء پر دائرہ اسلام سے نکلتے رہیں جس کی عصری مثال ملک خداداد پاکستان میں مذہب قادیانیت کی لپیٹ میں آئے ہوئے سادہ لوح غریب مسلمان ہیں اور اس بات سے بھی انکار نہیں کہ الحاد کی دیگر وجوہات بھی ہیں مگر تصویر کا یہ رخ دیکھنے کی بھی اشد ضرورت ہے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاعت اسلام کے لیے سب سے بڑا ہتھیار اخلاق یعنی مثالی کردار پیش کیا جو آج ہر مسلمان کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی اشد ضرورت ہے اور قرآن کریم بھی غلبہ اسلام کے لیے مثالی مومن بننے کی دعوت دیتا ہے ﴿وَأَنْتُمُ الأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ﴾ (42)

بہر حال تالیف قلب کی افادیت کا بالعموم انکار نہیں کیا جاسکتا مگر اشاعت اسلام اور غلبہ اسلام کو ہی اس کی بنیاد بنانا صحیح نہیں ہے اس لیے انسانیت کے ناطے اور اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے کے لیے بوقت حاجت وضرورت

غیر مسلم اقوام کی اعانت از مدِ،مال فیئ، خمس اور صدقات نافلہ سے کرنے میں شریعت کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اس سے شریعت کا حسن بھی وابستہ ہے۔

حواشی و حوالہ جات

۱ البقرۃ،۲:۳۴

۲ التوبہ،۹:۶۰

۳ التونسی، محمد الطاہر بن عاشور، التحریر و التنویر المعروف بتفسیر ابن عاشور، بیروت، موسسۃ التاریخ العربی، ۰۱،۲۰۰۰/۱۲۸

۴ الفوزان،صالح بن فوزان، الملخص الفقہی، الریاض، دار العاصمۃ، طبع اولی ۱۴۲۳،۱/ ۲۶۳

۵ ابن ہمام، کمال الدین محمد بن عبد الواحد، فتح القدیر بیروت، دار التب العلمیہ، ۲،۲۰۰۳/ ۲۶۴

۶ البانی، محمد ناصر الدین، موسوعۃ البانی فی العقیدۃ، یمن، مرکز النعمان للبحوث والدراسات الاسلامیۃ، طبع اول ۳،۲۰۱۰/ ۷۸۹

۷ ابن قدامہ ، عبد الرحمن بن ابی عمر، المغنی ویلیہ الشراح الکبیر، بیروت،د ار الکتاب العربی، س ن،۲/ ۶۹۸۔۷۹۶؛ محمد رشید رضا،سید، تفسیر منار، مصر، الہیئۃ المصریۃ العاتۃ للکتاب، س ن،۱۰/ ۴۲۷؛ صدیق حسن خان،نواب، نیل المرام،بیروت، دار الکتب العلمیہ،۱، ۲۰۰۳/ ۳۳۹،اسعد گیلانی،سید،اسلام کا نظامِ زکوۃ و عشر،لاہور،زاہد پرنٹرز،۱۹۹۴،ص ۱۴۸

۸ الملخص الفقہی،۱/ ۲۶۳

۹ صحیح مسلم،باب ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رقم الحدیث:۲۱۳۲)

۱۰ ثناء اللہ پانی پتی، قاضی، تفسیر مظہری، پاکستان، المکتبۃ الرشیدیہ،۱۴۱۲،۴/ ۲۳۵

۱۱ وھبۃ الزحیلی،الدکتور، التفسیر المنیر، دمشق، دار الفکر،طبعہ ثانیہ،۱۰،۱۴۱۸/ ۲۷۰

۱۲ البغدادی،علاوالدن ابرہیم، تفسیر خازن، بیروت، دار الکتب العلمیہ،۱۴۱۵،۲/ ۳۷۵

۱۳ العمادی، محمد بن محمد، تفسیر ابی سعود، بیروت، دار احیاء التراث العربی، س ن،۴/ ۷۸

۱۴ ثناء اللہ پانی پتی، قاضی، تفسیر مظہری، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، س ن،، ۴/ ۵۱۲

۱۵ وھبۃ الزحیلی، الدکتور، الفقہ الاسلامی وادلتہ، بیروت، دار الفکر، ۵۸۹۱، ۰۱/ ۰۷۲

۱۶ القرطبی، محمد بن احمد بن ابی ابکر، الجامع لاحکام القرآن، الریاض، دار عالم الکتب، ۳۰۰۲، ۸/ ۱۸۱

۱۷ الثعلبی، احمد بن احمد بن ابراہیم، تفسیر ثعلبی، بیروت، دار احیاء التراث العربی، طبعہ اولی، ۲۲۴۱، ۵/ ۹۵

۱۸ وھبۃ الزحیلی، الدکتور، التفسیر المنیر، بیروت، دار الفکر، ۸۱۴۱، ۰۱/ ۰۷۲

۱۹ المغنی، ۷/ ۹۱۳

۲۰ الموسوعہ الفقہیہ، وزارۃ الاوقاف والشئنون الاسلامیہ، کویت، ۳۸۹۱، ۳۲/ ۹۱۳

۲۱ بخاری، الجامع الصحیح کتاب بدء الوحی، باب لاتوخذ کرائم اموال الناس فی الصدقۃ (رقم الحدیث: ۸۵۴۱)

۲۲ محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، کراچی، ادارۃ المعارف، ۴، ۹۹۹۱/ ۲۰۴

۲۳ ابن مفلح، ابراہیم بن محمد، المبدع شرح المقنع، الریاض، دار عالم الکتب، ۲، ۳۰۰۲/ ۲۸۳

۲۴ السیواسی، کمال الدین محمد بن عبد الواحد، فتح القدیر، بیروت، دار الکتب العلمیۃ ۲، ۳۰۰۲/ ۵۶۲

۲۵ قرطبی، الجامع، ۸/ ۱۸۱؛ غلام سرور، مفتی، معاشیات نظامِ مصطفیٰ، لاہور، مکتبہ رضویہ، ۳۹۹۱، ص ۹۰۱

۲۶ البیھقی، احمد بن حسین، السنن الکبری، باب سقوط سہم المولفۃ قلوبہم وترک اعطائہم (رقم الحدیث: ۹۸۱۳۱)، بیروت، دار الکتب العلمیہ، طبع ثالثہ ۷، ۳۰۰۲/ ۲۳

۲۷ ابو حیان، محمد یوسف بن علی الاندلسی، تفسیر البحر المحیط، بیروت، دار الفکر، س ن، ۵/ ۴۷؛ ابن عطیۃ، عبد الحق بن غالب الاندلسی، المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۳، ۲۲۴۱/ ۹۴

۲۸ رشید رضا، سید، التفسیر المنار، مکتبہ الھیئۃ المصریہ العامۃ للکتاب، ۰۹۹۱، ۰۱/ ۴۲۷

۲۹ السید سابق، الشیخ، فقہ السنۃ، قاہرہ، الفتح للاعلام العربی، س ن، ۱/ ۸۷۲

۳۰ القرضاوی، شیخ یوسف عبد اللہ، فقہ الزکاۃ، بیروت، دار الارشاد، س ن، ص ۸۰۶

۳۱ مغنیہ، محمد جواد، فقہ الامام جعفر الصادق، ایران، موسسۃ الضاریان للطباعۃ والنشر، طبعہ ثانیۃ ۲، ۱۲۴۱/ ۲۸

۳۲ ابو الاعلی، مودودی، تفہیم القرآن، لاہور، ادارہ ترجمان القرآن لمیٹڈ، س ن، ۲/ ۲۰۷

۳۳ محمد کرم شاہ الازہری، پیر، ضیاء القرآن، لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، مئی ۲۰۱۱، ۲/ ۳۲۲

۳۴ شیرازی، ابو اسحاق ابراہیم بن علی، المہذب، دمشق، دار القلم ۲۹۹۱، ۱/ ۶۵۷۔۸۶۵

۳۵ تفسیر معارف القرآن، ۴/ ۴۰۲

۳٦ منیب الرحمن، مفتی، زکوۃ، کراچی، مکتبہ نعیمیہ، اشاعتِ ثانی ۵۱۰۲، ص، ۲۱۱

۳۷ فقہ الزکاۃ، ص، ۱۰٦

۳۸ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب بدء الوحی، باب لاتوخذ کرائم اموال الناس فی الصدقۃ (رقم الحدیث:۱۴۵۸)

۳۹ فقہ الزکاۃ، ص، ٦۱۰

۴۰ https://tribune.com.pk, Tuesday,21 june 2016

۴۱ الخراسانی، احمد بن الحسین، شعب الایمان، ریاض، مکتبۃ الرشد، طبعہ اولی ۱۴۲۳، ۹/۲۱

۴۲ ال عمران، ۳:۱۳۹